# 45617 - کیا خود کشی کرنے والی کی نماز جنازہ جائز ہے ؟

**سوال**

مہربانی فرما کر مجھے معلومات فراہم کریں کہ: کیا خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ جائز ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

کسی جان کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور ایسا کرنے والے کے متعلق بہت شدید قسم کی وعید آئی ہے، لیکن وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، اور سنت نبویہ میں خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ عام لوگوں کا ادا کرنا ثابت ہے، اور خاص لوگوں، مثلا اہل علم و فضل اورامیر کے لیے مشروع یہی ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، تا کہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہو، اور وہ ایسا کا کرنے سے باز آجائيں.

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایك شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو تیر سے ہلاك کر لیا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی.

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 978 ).

اور مشقص عریض تیر جس کی ایك طرف تیز ہو اسے مشقص کہا جاتا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے: یہ حدیث خود کشی سے نفرت پر محمول ہے، جس طرح کہ مقروض شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے صحابہ کرام نے مقروض کی نماز جنازہ ادا کی، اور یہ قرض سے نفرت دلانے کے لیے تھا، اس لیے نہیں کہ وہ کافر ہے.

اور امام مالك رحم اللہ تعالی کے ہاں حد کی بنا پر رجم کردہ اور فاسق شخص کی نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے، یہ اس لیے تاکہ انہیں عبرت حاصل ہو.

دیکھیں: شرح المسلم للنووی ( 7 / 47 ).

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص بزرگ اور پیر ہونے کا دعوی کرتا تھا، اس نے ایك اژدہا دیکھا تو اس کے پاس آنے والے چند لوگ اس اژدہے کو مارنے کے لیے اٹھے تو پیر صاحب نے انہیں منع کردیا اور اپنی کرامت دکھانے کے لیے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا، تو اژدہے نے پیر کو ڈسا اور پیر صاحب مر گئے، تو کیا اس کی نماز جنازہ جائز ہے کہ نہیں؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

سب تعریفات اللہ تعالی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنہار ہے، اہل علم و فضل اور دین والوں کو اس کا اور اس طرح کے لوگوں کا نماز جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، اگرچہ عام لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرلیں.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود کشی کرنے والے، اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کی نماز جنازہ خود ادا نہیں کہ بلکہ فرمایا تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو، اور سمرۃ بن جندب سے لوگوں نے کہا کہ: تمہارا بیٹا رات کو نہیں سویا، تو وہ کہنے لگے: کس سبب کی بنا پر ؟ ( یعنی کیا وہ زیادہ کھانے کی بنا پر نہیں سویا ) تو انہوں نےجواب دیا: جی ہاں وہ کہنے لگے:

اگر وہ مر جاتا تو میں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتا.

تو سمرۃ نے یہ بیان کیا کہ اگر وہ زیادہ کھانے کی وجہ سے مر جاتا تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے؛ کیونکہ اس نے زیادہ کھا کر خود کشی کی، لھذا یہ شخص جس نے اژدہا کو مارنے سے روکا اور خود اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا حتی کہ اژدہے نے اسے قتل کر دیا، تو اہل علم و فضل اور دین رکھنے والوں کے لیے زیادہ بہتر اور اولی یہی ہے کہ وہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کریں؛ کیونکہ اس نے خود کشی کی ہے....

دیکھیں: الفتاوی الکبری ( 3 / 20 ـ 21 ).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے یہ بھی کہا:

اور جو کوئی ان میں کسی ایك ـ یعنی مال غنیمت میں خیانت کرنےوالے اور خود کشی کرنے والے، اور مقروض ـ کی نماز جنازہ ادا کرنے سے باز رہا تا کہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور وہ اپنے فعل سے باز آجائیں تو ان کی نماز جنازہ ادا نہ کرنا بہتر ہے، اگرچہ وہ ظاہرا نماز جنازہ ادا نہ کریں اور باطن میں اس کے لیے دعا کرلیں تا کہ دونوں مصلحتیں جمع کی جا سکیں: تو یہ دو مصلحتوں میں سے کسی ایك کے نہ ہونے سے زیادہ بہتر اور اولی ہے.

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر ( 52 ).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

سب گنہگاروں کی طرح اس کی بھی بعض عام مسلمان نماز جنازہ ادا کریں گے؛ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیك یہ ابھی تك اسلام کے حکم میں ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ بن باز ( 13 / 162 ).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ:

کیا خود کشی کرنے والے کو غسل دیا جائےگا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

خود کشی کرنے والے کو غسل بھی دیا جائےگا، اور نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی اور اسے مسلمانوں کےقبرستان میں دفنایا جائےگا، کیونکہ وہ گنہگار اور مرتکب معاصی ہے، کافر نہیں، اس لیے کہ خود کشی کرنا معصیت و گناہ ہے کفر نہیں.

اور جب کوئی شخص خود کشی کر لے ( اللہ اس سے محفوظ رکھے ) تو اسے غسل بھی دیا جائےگا، اور اسے کفن بھی پہنایا جائےگا، اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائیگی، لیکن بڑے امام اور اہم لوگوں کو اسکی نماز جنازہ نہیں ادا کرنی چاہیے تا کہ اس برائی کا انکار کیا جائے اور اسے روکا جا سکے، تا کہ یہ گمان نہ ہو سکے یہ اس کے عمل اور فعل پر راضی تھے، بڑا امام، یا حکمران، یا قاضی حضرات یا علاقے کا سردار یا امیر جب اس چیز کو روکنا ترك کردے اور یہ اعلان کرے کہ یہ غلط اور خطا ہے تو یہ بہتر ہے، لیکن بعض مسلمان اسکی نماز جنازہ ادا کریں.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز ( 13 / 122 ) اور فتاوی اسلامیۃ ( 2 / 62 ).

واللہ اعلم .